منشورِ محمدی

ABU HAMID ABDUR RAHEEM
Muhammadi.
BANGALORE.

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم وہمرا ندہ منشور محمدؐ - توریت بلا توریہ انجیل بے تبجیل - گویان صفت وسیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۶ | مطبوعہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۳ - دسمبر ۱۸۸۵ء | جلد ۱۵

اشتہاریہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ معہ محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر بنام ہتھم ائی خانین

اشتہار کتاب دفع التلبیسات

اوس مین نہایت عمدہ دلائل سے اثبات نبوت محمدی کیا ہی اور پادری عماد الدین کے شبہات کا جواب دیا ہے اور اناجیل مروجہ کا بے سند اور غیر الہامی ہونا علمائے مسجد کے اقوال سے ثابت حجم کتاب ۱۱ جز قیمت عمدہ کاغذ کی ۸ر معمولی کاغذ کی ۶ر محصول ڈاک ار -

المشتہر سید محمد ابراہیم ساکن کانپور لوجہ خانہ خورد

قبول اسلام

مسمی بنسی سونار قوم ہندو علاقہ غازی آباد ضلع میرٹھ ہندو سے مسلمان ہوا اور نام نظر احمد رکھا گیا۔

کمترین عزیز احمد - از غازی آباد ضلع میرٹھ

بقیہ مضمون دفع الاغالیط فی تحقیق الفارقلیط

دوم یہ کہ ضرورت ایک شخص کے اون خرابیون کی تصحیح اور ترمیم کے لئے جو دین عیسوی مین ہو گئی تہین اور جب سے دنیا مین خون کا آبلہ اگیا تہا بخوبی ظاہر ہے سوم یہ کہ اپکی کامیابی سے اپکو اپنی رسالت کی صحت کا ثبوت معلوم ہوا ہوگا جو اس کہنے کا باعث ہوا کہ اگر ایسا ہی رہا تو اس سے ثابت ہوگا کہ مین ایسا ہی ہون جیسا کہ مجھ کو اپنی نسبت یقین ہے یعنے رسول اللہ یا بھیجا ہوا اللہ کا یا اوس خدمت کے لئے پہلے ہی معین کیا ہوا گو مجھ کو حد بشری سے زیادہ طاقتین مثل عیسی کے عطا نہین ہوئین اور شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ ان کی اب ضرورت نہین اور اوس مین یہ بہی لکہا ہے عیسائی اپنے اپ کو اندہا کرنے کے لئے اس خیال کو کہ محمد شخص موعود تھے جسقدر چاہین مضحکہ مین ڈالین مگر اوس سے یہ حقیقت نہ بدلیگی کہ ۱۵ کروڑ شخص محمد کو ایسا ہی خیال کرتے تہے اور اب بہی خیال کرتے ہین مین نے کتابون مین دیکہا ہے کہ جب بہ ہزار مفسر قرآن کی تفسیر کر رہے تھے تو یہ خیال نہین کیا جا سکتا کہ ہر ایک چیز جو کہ اہل عرب سے ہنر اور دانائی سے ایجاد ہو سکتی ہو نہ کہی گئی ہو یہ مقصود نہین ہو سکتا کہ لفظ فارقلیط کے باب مین بحث کما حقہ نہ ہوی ہو اس سے انکار نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ دنیا کے معاملات کو ایک نہایت عجیب طور پر عیسی کی مذہب محرف کے لئے ایک مصلح کی حاجت تہی اور غالبا

کرو ژون نے ان لوگون مین سے جو محمد کو مانتے ہے ہمارے
انجیل اور قوانین سے لفظون کو بابت روح قدس کے
کبھی نہین سنا ہوگا اور اگر سنا بھی ہوگا تو ان سے تصدیق
سے انکار رہوگا مگر انہون نے اگر تسلیم بھی کیا ہو تو ایک
مختصر جواب رغبت سے بننے والون کا اطمینان کرویگا
وہ یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ عہد جدید مین ہدایت ہی کہ روح
الصدق آویگی یہ درست ہے کہ روح الصدق آئی مگر وہ
محمد مین آئی جن کو روح الصدق سے الہام ہوتا تہا پس
یہی تمہاری پیچیدہ عبارت کی صحیح معنے ہین اور صرف
یہی درستی سے سانہ ہوسکتی ہین انتہی۔ اب مین کہتا
ہون کہ اگر یہی معنے صحیح نہ تسلیم کئے جاوین اور وہی
پادریون روح القدس ہی صحیح سمجہے جاوے تو وہ
بوجوہ چند محل کلام ہے اولاً جب مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے اس فارقلیط کی خبر دینے چاہا تو اپنی حواریون کو
خطاب اسسے پہلے یہ فرمایا اگر تم مجہے پیار کرتے ہو تو میرے
حکمون پر عمل کرو اور اوس کے بعد فارقلیط کی خبر دی
پس اگر وہی پادریون کی روح القدس ہی مراد ہوتے
تو جناب مسیح علیہ السلام یہ جملہ مذکورہ ہرگز نفرماتے
کیونکہ نزول روح القدس سے تو مخاطبین مانوس و
مستفیض ہوچکے تہے پس پہر اس کہنے کی کیا ضرورت
تہی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ فارقلیط کوئی
ایسی چیز ہے کہ جس سے وہ لوگ ابتک کبھی مانوس و
مستفیض نہوئے اور حضرت مسیح نے بتائید غیبی یا قرینہ حالیہ
یا مقالیہ سے دریافت کرلیا تہا کہ یہ مخاطبین ہماری خبر سننے
سے منکر ہونگے اور اسکے عدم سمجہنے سے قاصر نہونگے

کما لایخفی علی المتامل۔ وثانیاً حضرت مسیح دوسرا فارقلیط
فرماتے ہین اور پادریون کے نزدیک موافق حکم
مسئلہ تثلیث کے روح القدس دیاری تعالیٰ اور
حضرت مسیح متحد الماہیت والحقیقت ہین اور انفکاک
فی مابینہم مثل انفکاک حقیقت واحدہ وماہیات بسیطہ
باعوارض لانہم وصفات متلزمہ کی ہے پس اوسپر
دوسرا کیونکر صادق آویگا اور خود حضرت مسیح کا اپنی
ہی یہ خبر دینا چہ معنے دارد اور ثالثاً شافع ومسلی
وکیل ورسول وغیرہ روح القدس پر صادق نہین
آسکتا اور سوائے اس مقام متنازعہ کے اور کسی
مقام پر ایسا اطلاق کتب بیبل مین حقیقتاً پایا بہی نہین
جاتا من ادعی فعلیہ البیان اور رسول پر بلاتکلف
صادق آسکتا ہے کما لایخفی۔ ورابعاً حضرت مسیح یوحنا
کی ۱۴ باب کی ۲۶ آیت مین فرماتے ہین وہ تمہین سب
کچہ سکہلاویگی اور سب کچہ جو مین نے تم سے کہا ہے
تمہین یاد دلاویگی پس حواریون کا تعلیمات مسیحیہ
کو اتنی جلدی بہول جانا بہی عجب بات ہے اور بشرط
تسلیم روح القدس کا ان کو کچہ یاد دلانا انجیل سے
کسی جملہ سے ثابت نہین ہان فارقلیط حقیقی پیغمبر عربی
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ شرایع موسوی اور
تعلیمات عیسوی اور توحید حقیقی جسکو لوگون نے
بباعث فرورفتہ کے تثلیث مین مخلوط کرکے پہیلا
دیا تہا یاد دلایا اور سب دین کی بات لوگون کو
سکہلا دیا۔ فوز الکبیر مین لکہا ہے در انجیل گفتہ شد
کہ فارقلیط مدتے در میان شما باشد وتعلیم علم کند

وپاک سازد مردمان زاد واین معنی خبر بحضرت پیغامبر ما
ظاہر نشد انتہیٰ - اور خامستا اوسکی شان مین حضرت
مسیح فرماتے ہین مین آگے سے تمہین خبر دیتا ہون تاکہ
جب ہوجاوے تم ایمان لاؤ پس یہ جملہ صاف اسبات
پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت مسیح کسی نبی کی بشارت
دیتے ہین نہ کہ روح القدس کی کیونکہ جناب موصوف
کو روح القدس سے مخاطبین کا منکر و کافر ہونا مظنون
نہ تہا ان نبی مبشر کے ایمان لانے مین البتہ لوگون
کا اعراض و کفر مظنون خاطر اقدس ہوا ہوگا لہذا
یہ جملہ موکدہ مکرر ارشاد فرمایا والا کلام نبی
معصوم اور عیسائیون کی خدا کا محض مہمل و بیفائدہ
ہوجائیگا کما لایخفی علی ارباب السلیقہ ساتوان حضرت
مسیح آیت ۲۶ مین فرماتے ہین کہ وہ میرے لئے گواہی
دیگی پس روح القدس کی گواہی کسی جملہ انجیل سے
ثابت نہین اور بشرط تسلیم یہ بات ظاہر ہے کہ گواہی
منکرین کے نزدیک دی جاتی ہے نہ کہ مقرین کے
پاس پس اگر روح القدس نے گواہی دی بہی ہو
تو اوسکو یہودیون کے پاس گواہی دینی چاہیے
کہ جس سے حضرت مسیح کی عظمت اون کے نزدیک ثابت
ہوتی اور وہ لوگ متنبہ ہوکر اپنی بے ادبیون اور
گستاخیون سے نادم و پشیمان ہوکر تائب ہوجاتے
کہ حواریون کے نزدیک ادائے شہادت کرے
کہ وہ تو حضرت مسیح کو بقول ہمارے نبی و رسول اور
بقول پاولیون کے معاذ اللہ خدا سمجہے ہی تہے پس
بغرض وجوہ ہی انتی بڑی جلیل القدر شاہد کی ادائے
شہادت سے کیا فائدہ نکلا کوہ کندن وکاہ برآوردن
اسیکا نام ہے ہان فارقلیط حقیقی محمد عربی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے البتہ حضرت مسیح کی رسالت پر گواہی
دی اور ان کے منکرین کو جو طرح طرح کی بدگمانیان
وگستاخیان آپ کے ساتہ کرتے تہے اور آپ کی والدہ
ماجدہ کی شان مین بہی کچہ کچہ کہہ کر اپنی عاقبت خراب
کرتے تہے اور ان کو کہ جو از راہ جہالت اپکو خدا
یا معاذ اللہ ابن اللہ تصور کرتے تہے اور آپ کے
زندہ آسمان پر جانے سے انکار کرتے تہے ایسا الزام
دیا کہ جسکو تاب مخالفت و مجال مبانیت نہ باقی رہی
حمایۃ الاسلام ترجمہ گاؤ فری ہگنس مین لکہا ہے قرآن
مین جا بجا عیسیٰ کی شہادت رسالت ربانی کے دی
ہے اور ان کو مسیح کہا ہے اور یہ فرمایا ہے انما المسیح
عیسی بن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح
منہ اور ان کے پیدائش کے حالات معجزآمیز ادا کئے
انہین الفاظ مین بیان کی ہین جن مین عیسائی انجیل
نویسون نے کئے ہین انتہیٰ - سابعاً حضرت مسیح آیت
۲۷ مین فرماتے ہین اور تم بہی گواہی دوگے پس
انگریزی مین کلمہ الو اور عربی اور فارسی مین
ایضاً اور اردو مین بہی صاف اسبات پر دلالت کرتا
ہے کہ حواریون کی شہادت فارقلیط ہے اور
روح القدس کی شہادت تو عین شہادت حواریون
کی ہے کیونکہ روح القدس نے کوئی شہادت مستقلہ
علیحدہ نہین دی - ہماری اصلی فارقلیط حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ بالاستقلال

علیحدہ ادائے شہادت کی کما مر۔ ثامنا حضرت مسیح ۱۶
باب کی ۷ آیت مین فرماتے ہین مین تم سے سچ کہتا
ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا مناسب ہے کیونکہ اگر
مین نہ جاؤن تسلی دینے والے تم پاس نہ آوینگے
اگر مین جاؤن تو تمہارے پاس بھیجدونگا۔ پس
یہ جملہ صاف اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے روح
القدس مراد نہین کیونکہ اگر وہ ہوتے تو اپنی جانے
پر اوس کے آنے کو جناب مسیح ہرگز معلق نہ فرماتے
کیونکہ روح القدس کے آنے کے لئے آنحضرت کا جانا
کچھ ضرور نہ تھا کیونکہ روح القدس تو حواریون پر
بوقت جانے طرف بلاد اسرائیلیہ کے حضرت مسیح کے
سامنے ہی آچکے تھے لہذا ایک رسول صاحب شریعت
مستقلہ کا آنا مطابق قاعدہ مقررہ رسالت وعادات
اللہ کی ممتنع ومحال تھا پس کما ینبغی ثابت ہوگیا کہ
اس سے روح القدس مراد نہین بلکہ اس فارقلیط
سے ایک رسول اولوالعزم صاحب شریعت مستقلہ مراد
ہے اور وہ کوئی نہین مگر ہمارے رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہین اللھم صل علیہ۔ باقی آیندہ

بقیہ جواب خط مندرجہ اخبار نور افشان
مطبوعہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء۔

اب ملاحظہ فرمائے کہ قرآن شریف اسی حکم کو کسطرح بیان
کرتا ہے ایکطرف مظلومون کو معاف کرنے کے لئے ترغیب
دیرہا ہے اور ایکطرف ظالمون کو انتقام لینے سے ڈرا رہا
ہے تاکہ سب اپنے حد سے تجاوز نہ کرین چنانچہ ایک
جگہ عفو کرنے کے بابت اسطرح ارشاد ہوا۔ ولیعفوا

ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم۔ معاف کرین اور
درگذرین کہ تم کو پسند نہین آتا کہ تمہارے گناہ معاف
کئے جائین اور کسی جگہ برائی سے بدلے نیکی کرنے کی
تاکید یون کی ہے۔ اولئک یوتون اجرہم مرتین
بما صبروا ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ۔ یعنے ان
لوگون کو دوہرا اجر دیا جائیگا اس سبب سے کہ اونہون
نے صبر کیا اور برائی کی بدلے مین بھلائی کرتے ہین
ایکطرف ظالمون کو ڈرانے کے لئے یون فرمایا۔
والذین اذا اصابہم البغی ہم ینتصرون۔ یعنے اور
لوگ جب اونپر ظلم ہووے تو بدلہ لیتے ہین تاکہ ظالم
ظلم کرنے مین دلیر نہ ہووین چونکہ اس جگہ بدلہ لینے
سے بابت کچھ تنبیہ نہ لگی تھی اسلئے اسکے بعد یون ارشاد
ہوا۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا۔ یعنے برائی کا بدلہ
برائی ہے اتنی ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی بدلہ لینے مین زیادتی
کرے اسکے بعد یہ بھی فرمایا ومن عفا واصلح فاجرہ
علی اللہ انہ لا یحب الظالمین۔ جو کوئی معاف کرے
اور اصلاح کرے اوسکی اجر اللہ پر ہے بیشک خدا
دوست نہین رکھتا ظالمون کو۔ یعنے اگر کوئی بدلہ
لینے سے عوض معاف کرے تو اوسکی اجر اللہ پر ہے
پھر بعض لوگون کے تنبیہ کے واسطے جو بدلہ لینے پر
ملامت کرتے ہین اس طرح ارشاد ہوا۔ ولمن انتصر
بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل انما السبیل علی الذین
یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق۔
جو بدلہ لے مظلوم ہونے کے بعد اوسپر کسی راہ ملامت
نہین البتہ ملامت اونپر ہے جو ظلم کرتے ہین لوگون پر

اور فساد کرتے ہین ملک مین ناحق دیکھو اسجگہ باری تعالی
کس فصاحت سے بدلہ لینے والون کی تعریف اور ظالمون
کی مذمت بیان فرماتا ہے۔ جس سے یہ بپایۂ ثبوت پہونچا
کہ بدلہ لینا حسب قوانین دنیوی و نظر بر نظم و نسق امور ات
ملکی کرسے کچھ عیب نہین بلکہ نہایت بجا اور درست ہے
چنانچہ یہ بات خود قوانین تعزیرات وغیرہ سے بداہتاً
معلوم ہوتی ہے۔ ہم پوچھتے ہین کہ جو حکام انگریزی
حسب قوانین مجوزہ کونسل کارروائی کرتے ہین
آیا یہ کارروائی خلاف حکم انجیل ہے یا نہین درصورت
اول احکام انجیل ان کے پاس منسوخ ہوگئین پس اب
ہی سوچنا چاہئے کہ کس کتاب کی تعلیم لوگون کے لئے
ناقص ہے اور کسکی کامل ہے۔ پھر جناب باری بدلہ
لینے کی تعریف کرسے یون فرماتا ہے۔ ولمن صبر و غفر
ان ذلک لمن عزم الامور۔ البتہ جس نے صبر کیا اور
بخشدیا بیشک یہ کام ہمت کے ہین۔ اب ہم پوچھتے ہین
کہ اس حکم کا بیان انجیل مقدس مین عمدہ ہے یا قرآن
مین۔ پھر انجیل کا ایک اور حکم یہ ہے اپنے بھائی پر جو
غصہ ہونا اور اوسکو بے وقوف یا احمق نہ کہنا۔ ہم
جناب پولوس کے معتقدون سے پوچھتے ہین کہ کون
بے وجہ کسی پر غصہ ہوتا ہے یہ کون حکم ہے جسپر بچے بھی
ہنس پڑتے ہین سبحان اللہ حضرت مسیح نے ایک تو ایسا
حکم دیا جسپر گنوار سی آدمی بھی قہقہہ مارتا ہے دوم
خود اسپر عمل نہ کئے دلیل اسکی یہ ہے کہ جناب مسیح نے
کونسا بھاری قصور پطرس مین پایا تھا جس سے سبب سے
اسکو شیطان کہا جو بیوقوف اور احمق سے بدتر ہے
اس جگہ ایک اور گل کھلتا ہے وہ یہ ہے کہ اس حکم سے یہ
بات معلوم ہوتی ہے کہ بے وجہ کسی پر غصہ ہونا چاہئے
پر اگر وجہ ہو تو غصہ ہونا لازم ہے یہ اوس حکم کا خلاف
ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا وہان تو فرمایا ظالمون کا
مقابلہ نہ کرنا خواہ وہ کیسا ہی ظلم اور ستم کرین ان
سے عفو کرنا اور درگذرنا بہتر ہے اسجگہ یہ ارشاد ہوتا
ہے کہ کسی پر اگر کوئی وجہ غصہ ہونا چاہئے یعنے اوس کو
اسکی سزا دینی لازم ہے کیونکر نہین جائز ہے کہ اگر کسی
سے اتفاقاً یا سہواً کوئی خطا سرزد ہوا اوسے معاف کیا
جاوے اور چشم پوشی کرکے اوس سے درگذرنا چاہئے
حالانکہ عفو کرنا یہان عمدہ ہے بہ نسبت ظالمون کے۔
کیونکہ ظالمون پر عفو کرنا ایسا ہے جیسا کہ مظلومون پر ظلم
کرنا اور اگر کسی سے کوئی قصور بہ سبب بشریت واقع
ہوا اس سے جہت پٹ ناراض ہونا اور غصہ کا کام کرنا
کونسا حسن اخلاق اور عمدگی تعلیم ہے اب ملاحظہ فرماوین
کہ قرآن مجید اس حکم کو کسطرح بیان کرتا ہے یا ایہا الذین
آمنو لا تسخر قوم من قوم عسی ان یکونو خیرا منہم ولا نساء
من نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا
تنابزو بالالقاب۔ ای ایمان والو باہم ایک دوسرے
سے ہنسی مت کرو نہ مرد کسی مرد پر نہ عورت کسی عورت
پر شاید جسپر تم ہنسی ہو اور اوسکی تحقیر کرتے ہو وہ
تم سے بہتر ہو۔ اور نہ کچھ بری بات کہو ایک دوسرے
کو اور نہ بلاؤ برے نام سے۔ اب غور کرو کہ اس
حکم مین بانی اسلام نے کسطرح سب ایذا رسانیون سے
جو زبان سے ایک دوسرے کو پہونچتے ہین روکا۔

پہر یون ارشاد ہوا۔ ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرہتموہ۔ اور غیبت نہ کرے ایک دوسرے کی کیا تم مین سے کسیکو پسند ہے کہ اپنے مرے بہائی کا گوشت کہا وے۔ (حالانکہ) تم اوسکو برا جانوگے (اسی طرح غیبت کرنیکو بہی برا جانو) دیکہو یہان پیہ ہے کچہ نیک و بد کہنے کو کسطرح منع فرمایا ہے۔ علاوہ بران بدگمانی کرنے کو اور کسیکے پوشیدہ حال دریافت کرنے کو بہی منع فرمایا ہے۔ دیکہو۔ یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا۔ ای ایمان والو بچو بدگمانیون سے بیشک بعض بدگمانی گناہ ہے اور نہ ٹہولو کسیکا بہید کیونکہ اوس شخص کو رنج پہونچتا ہے۔ اب منصفین انصاف فرماوین کہ کسطرح اینڈا رسانی کا ابتدا کیا ہے۔ قرآن کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم کے مقابلہ کے لئے صرف یہی دو حکم کافی ہین۔ اب رہے تواریخی واقعات سو ہمنے پہلے ہی کہدیا کہ یہ بہی سراسر متناقض اور غلط ہین۔ کسی جگہ مصنف انجیل لکہتا ہے کہ اگر مسیح کے سب کام لکہین تو دنیا مین کتابین نہ سما سکین اگر یہ شاعری مبالغہ نہین تو اور کیا ہے بہلا بتلاؤ ایک شخص ۳۳ برس کے واقعات کتنے ہتین کہ اگر لکہے جاتے تو کتابین دنیا مین نہ سما سکتے دوسرا شخص لکہتا ہے کہ مسیح نے جو کچہ دنیا مین کیا وہ سب قلم بند ہوا اب آپ ہی اس تناقض کا تماشہ فرماوین کوئی مسیحی فرقہ جو اسی انجیل کے معتقد ہے صلب و کفارہ سے منکر ہے کوئی فرقہ مسیح کے روح القدس کے وسیلہ پیدا ہونے سے منکر ہے۔ بلکہ ان ہی اناجیل مروجہ کو ملاحظہ فرمائے کہ ایک شخص لکہتا ہے کہ مسیح کو ایک انجیر کا بلا تو دوسرا شخص اسی قصہ مین لکہتا ہے کہ مسیح کو دو انجیر کے بلے بہرکیف اسی طرح سب باتون مین تناقض ہے پس اس دلیل سے اسکو حکم تواریخ بہی نہین طرفہ تر یہ ہے کہ جس جس مصنف کے نام سے اناجیل اربعہ مشہور ہین کوئی عیسائی ثابت نہین کر سکتا ہے کہ وہ انجیلین خاص انہین کے تصنیف ہین۔ اب ایک اور بات تحقیق طلب ہے تاکہ انجیل سے تعلیم کی تحقیقات مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہے وہ یہ ہے کہ آیا انجیل یہ دعوی کرتی کہ مین تمام جہان کے لئے ہون یا نہین اور اس مین سب ادیان کے ابطال کے لئے دلایلین موجود ہین یا نہین آیا انجیل مین جو مضامین ہین اس کے مخاطب سب جہان کے لوگ ہین یا نہین سو بعد تحقیقات معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینون باتین انجیل سے مفقود ہین کیونکہ جب ہم انجیل کے مضامینون کے طرف غور کرتے ہین تو بداہتاً معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صرف یہودیون کے واسطے مبعوث ہوے تہے کہ آپ ہمیشہ فرماتے تہے مین یہودیون کے کہوے ہوے کے واسطے آیا ہون اور اپنے شاگردون کو بہی حکم دیتے تہے کہ کسی غیر قوم کے پاس یہودیون کے بغیر منادی کرنے کو نہ جانا چاہیے۔ باقی آیندہ۔

بقیہ جواب رپورٹ مسٹر ابیٹن صاحب بہادر
قدیم مقام دیر کے مدارس پنجاب

اوس پاک شجر کے مالیون محافظون پر واجب اور فرض ہوگیا ہے کہ اپنے کو شئون کے خوشگوار پانی اور اچھی

نیت سے ۔ جو افراہ رشک باد بہار سے اوس پاک
شجر اسلام کو ۔ جو نبی آخر الزمان کے مبارک ہاتھ کا لگایا ہوا ہے اور ہمیشہ جسکو ہمارے بزرگ
خون سے عزیز رکھتے آئے ہین جسکے نسبت خدا کہتا ہے
کہ اوسکا سایہ اور اسکا مزہ دور پہل تمام انسانون
سارے نسلون قومون کے واسطے خوشی اور نجات
کا باعث ہوگا) شاداب اور سرسبز کرین ہماری مانند
یا کوئی ہمارا دوست یا رفیق اپنے چند روزہ یا دنیا
کے واسطے کوئی پیپل یا بڑ کا بوٹا لگاتا ہے تو ہم کوشش
کرتے ہین کہ وہ سرسبز اور قایم رہے افسوس جو نجات
دہندہ روحی پودہ ہمارے پیارے ہادی پیارے
نبی نے اپنے ہاتھون سے لگایا تہا اوس سے قایم اور
سرسبز رکھنے کا ہمکو خیال ہی نہین حیف ہماری حمیت
پر حیف ہماری غیرت پر وائے ہماری دینداری
اور مسلمانی پر وائے ہماری جوش قومی پر کیا ہمارا
اسلام ہمارے دیندار ہماری غیرت ہماری حمیت
ہمارا جوش قومی ہمارا جوش اسلامی یہی ہے کہ ہم دین
اسلام کے پہل دار سایہ دار درخت کو خشک ہوتے
گرتے دیکھتے ہین اور کچہ فکر نہین کرتے قرآن مین ہمکو

سمجہایا گیا تہا ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ۔
سب ملکر ایک مضبوط رسی کے سمانہ اللہ کے قانون پر
چلو آپس مین پھوٹ نہ ڈالو پہر یہ کہا گیا تہا انما المؤمنون

پہر خدا کہتا ہے والمؤمنون والمؤمنات بعضہم اولیاء بعض
یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر ۔ مومن اور مومنات
آپس مین ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہین
بہلے اور نیک باتین لوگون کو سکہاتے ہین اور بری
باتون اور بری اخلاق سے منع کرتے ہین ۔ پہر قرآن
یہ نہین سمجہاتا ہے ۔ وان طائفتان من المؤمنین
اقتتلوا فاصلحوا بینہما ۔ اگر مومنون کے دو جماعتین
آپس مین لڑین بہڑین تو اون کی صلح اور صفائی کراؤ
پہر یہ کہا گیا تہا ۔ لا خیر فی کثیر من نجوٰہم الا من
امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ومن یفعل
ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما ۔
کچہ بہلی نہین ان کی مشورت مگر جو کوئی کہے خیرات کو
یا نیک بات کو یا صلح کرانے کو لوگون مین اور جو کوئی
یہ کام اللہ کے رضامندی کے بہروسہ پر کرے تو ہم
اوسکو بڑا ثواب دین گے پہر قرآن کہتا ہے والصلح
خیر آپس کی محبت اور الفت اچہی شئی ہے پہر کہا گیا
ہے ولا تعثوا فی الارض مفسدین ۔ زمین مین شرارت
اور فساد نہ کرتے پہرو ۔ ہم مسلمانون اور ہمارے
عالمون فاضلون نے ان آیتون پر عمل کرنے اور آپس
مین یگانگت موافقت مصالحت رکہنے کے بجائے نا
اتفاقی باہمی عناد و نفاق شرارت کا نامبارک
سلسلہ قایم کر رکہا ہے کوئی جماعت کوئی گہر کوئی
سوسائٹی ایسی نہین ہے کہ جسکا دوسرے جماعت دوسرے
گہر دوسری سوسائٹی سے برادرانہ اتفاق اور
میل جول ہو اسلام کا یہ منشا تہا کہ تمام قومین تمام نسلین

اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون ۔
مومن آپس مین بہائی ہین پس بہائیون کو آپس مین
ملاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ اللہ تم پر رحم کرے

ایک خدا اور ایک رسول کو مانکر آپس مین بھائیون کی طرح رہنے کی تعلیم دی تھی پھر یہ قریبیون اپنون سے طرف بسر کرین اسلام قومون نسلون کو جدا کرنے کے واسطے نہین آیا تھا بلکہ پشتون سے جدا ہوی ہوے قومون نسلون کو ایک کرنے اور آپسمین ملانے کے واسطے اسلام نے پورانے عداوتون پشتون سے دشمنیون کے دور کرنے مٹانے کی تعلیم دی تھی کیا دلچسپ اور دلاویز لفظون اور بابرکت لفظون مین ارشاد ہوتا ہے۔ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ تم دشمن تھے سو خدا نے تم کو آپس کی الفت اور محبت کا مبارک راستہ دکھایا اور تم اوس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے ظہور اسلام سے اول عرب سے قومین آپس مین اسقدر عداوت و دشمنی رکھتی تھین کہ اور قومون مین اوس کی نظیر ملنا ناممکن ہے لیکن جب زمین عرب مین اسلام کا سورج چمکا تو تمام قومون تمام نسلون کے دل باہمی الفت آپس کے محبت کے پاک نور سے روشن اور منور ہو گئے جہان ایک آدمی دوسرے آدمی کا دشمن اور بدخواہ تھا اور جہان برادرانہ سلوک اور قومی اتفاق سے ضرورتون کو کوئی جانتا نہین تھا وہان چند ہی روز مین یہ کایا پلٹ ہو گئی کہ ساری قومین ساری نسلین پشتون سے دشمن آپس مین بھائی دوست قریبی بن گئے آنحضرت اور صحابہ کرام سے وقت مین نہ تو کوئی فرقہ تھا اور نہ کوئی مخصوص گروہ نہ کوئی وہابی اور بدعتی تھا اور نہ کوئی شیعہ اور نہ حنفی اور شافعی نہ فقہ سے طومار تھے اور نہ

سوفیون سے بخار رسید ہے سادہ طور پر تمام مسلمان قرآن سے حکمت آمیز اصولون اور سچے تعلیم پر عمل کرتے تھے اوس زمانہ مین نہ ایک دوسرے کی تکفیر کا چرچا تھا نہ باہمی ارتداد و الحاد کا تمام لوگ آپس مین بھائیون کے طرح بیٹھتے اوٹھتے اور رہتے تھے آجکل اسلام جتنے صورتون اور جتنے فرقون پر منقسم ہے اوسزمانہ مین ان کا نام و نشان نہین تھا یہ صورتین اور یہ فرقے اسلام کی ہدایت اور قرآن و محمد کے تعلیم کا اثر و نتیجہ نہین ہے بلکہ ہماری قوم کے عالمون اور فاضلون کے ذاتی کاوشون اور خانہ جنگیون کا اسلام اور قرآن ہمکو نہ تو وہابی بناتا ہے اور نہ شیعا اور نہ حنفی وہ تو ما آواز بلند کہتا ہے۔ باقی آیندہ۔

جناب نواب صاحب والئی رامپور کی فیاضی

ناظرین اسبات سے بخوبی واقف ہون گے کہ ایک عرصہ سے جامع مسجد دہلی کی مرمت کی تحریک اکثر اخبارات خصوصاً صحیفہ قدسی دہلی مین کیئے جاتی تھی مگر مسلمانون کی موجودہ تنگیت اور دینی کامون مین پست ہمتی دیکھتے امید نہین تھی کہ یہ کوشش کارگر ہوگی بارے شکر ہے کہ انجمن اسلامیہ دہلی کی ڈپوٹیشن سے جواب مین حضور نواب صاحب بہادر والئی رامپور نے اسکے تمام و کمال مرمت بذات خاص خزانہ عامرہ سے کرانے کا وعدہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ عام مسلمانون کو اس معاملہ خاص مین تکلیف کرنی کچھ ضرور نہین واضح

ہے کہ ایک لاکھ بارہ ہزار روپیہ مسجد مذکور کی مرمت کا تخمینہ کیا گیا ہے یہ سب رقم حضور مرحمت فرمادینگے ہم نواب صاحب کی اس فیاضی کے جملہ اہل اسلام کی طرف سے بدل مشکور ہین ۔

گورکھپور کے مذہبی مقدمہ کا تصفیہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک ہندو مصنف کی کتاب پر مسلمانون کی جانب سے استغاثہ دایر کیا گیا تہا جسمین بزرگان اسلام کی نسبت دل دکہانے والے الفاظ استعمال کئے گئے تہے اب ہمین معلوم ہوا ہے کہ اہل ہنود نے اپنے غلطی کا اعتراف کیا اور باہم مصالحت ہوگئی لالہ شیون پرشاد ملزم مصنف کتاب نے اپنی تحریر پر معافی طلب کی کتابین جو اوسوقت موجود تہین ان کو اوسوقت جلا دیا گیا اور باقی حتی الامکان جسقدر دستیاب ہوسکین ان کے تلف کرنے کا وعدہ لیا گیا اور آیندہ کے لئے کتابین اسی مذہب اسلام کی اہانت کرنیوالی فقرات کی خارج کر دینے کا وعدہ کیا ۔

ٹرکے

روس نے ٹرکی کو اپنے اس ارادہ سے ٹرک کرنے پر مایل کیا ہے کہ وہ شہزادہ الکزنڈر کے ماتہ براہ راست انتظام کرے اور پرنس بسمارک کو بہی یہہ یقین دلایا ہے کہ صرف حالت سابقہ کے پہر قایم کرنے سے سخت پیچیدگیان پیدا ہونے سے رک سکتی ہین یہ نتیجہ یونان اور سرویہ کے صدر سے منسوب کیا جاسکتا ہے اور درحقیقت صرف روس ہی وہ سلطنت معلوم ہوتا ہے جو اپنی طبیعت سے واقف ہے روس کو توقع ہے کہ وہ شاہزادہ الکزنڈر کو اوسکے رعایا اور یورپ کی نگاہ مین حقیر کر دیگا اور اس طرح پر وہ بہت جلد اپنے تخت سے اتار دیا جاویگا اور بلگریہ اور سرویہ کو یہ یقین دلایا جاویگا کہ اوسکی حمایت کرنا ناممکن ہے برخلاف اس کے انگلستان شاہزادہ الکزنڈر کی تائید کرتی ہے اور ایسے اصولون پر فیصلہ کئے جانے کی رائے دیتی ہے جو مشرقی یورپ مین مستقل امن وامان کا باعث ہون لارڈ سالسبری نے یونان اور سرویہ کو اس خطرہ سے خبردار کر دیا ہے جو امن وامان مین خلل انداز ہونے سے وہ اپنے سر پر لیتے ہین مگر یہ امید کیجاتی ہے کہ ہر ایک بات مین روسر کی حکمت عملی آخر کار غالب آویگی گورنمنٹ ٹرکی نے یہ درخواست کی ہے کہ استنبول مین فوراً ایک کانفرنس روملیہ کے جھگڑے کو محدود کرنے کی غرض سے منعقد کیجاوے اکثر سلطنتون نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے ۔

مدراس پریسیڈنسی کے نئے کمانڈر انچیف

سر ہربرٹ کمفورٹ مدراس پریسیڈنسی کے فوج کے سپہ سالار مقرر ہوے ۔

بمبئی کے نئے کمانڈر انچیف

پریسیڈنسی بمبئی کے فوج کے نئے کمانڈر انچیف سر چارلس آربتنٹ مقرر ہوے ۔

برہمہ کی دیول

منڈالے مین ایک بڑی دیول ہے جسکا نام ہتی ہے اور اوس کی بلندی ۴۷ قدم اور قطر ۱۳ قدم

اور اوسمین جو دیو ہے اوسکا وزن سوا من کا ہے جسمہ
لاکھ تیس ہزار روپیہ کا سونا اور سپر جڑا ہوا ہے اور شاہ
یکہ ناحی جرمن جسکا دائرہ ۱۳ سو پچاس پر پانچ قدم
اور اوسکی بلندی تین سو ۷۴ قدم کی ہے اور
ہمیشہ تین نیا رہوی اور رسوا سے اسکے ہر دیول
میں بہت سا سونا اور اشرفی پورانے پورانے سکہ
دفن ہین۔

جرمنی ہندوستان مین

گورنمنٹ جرمنی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بمبئی مین ایک
قونسل اور کلکتہ مین ایک کانسل جنرل مقرر کیا جاوے

روس

روسے اس مضمون کا ایک تار برقی آیا کہ جو آہنی
سڑک اسکا آباد اور مرو کے درمیان بنائی جاویگی
اوس کی پیمایش کرنیوالون کو معلوم ہوا ہے کہ پانی
کی قلت کے وجہ سے ان کے کام مین سخت مشکلات
پیش آوین گے۔

سر فریڈرک رابرٹس

سر فریڈرک رابرٹس غالبًا ۶ نومبر کو ہندوستان کو
روانہ ہون گے اور لیڈی رابرٹس (انگوٹ)
سر آرمور پرآنہا ۱۰ نومبر کو انگلستان سے
بشور سفیر سے روس کو چلی گئین۔

برٹش گورنمنٹ

یہ مضمون کا اظہار ہے کہ اگر برٹش گورنمنٹ برہمہ کے
معاملہ کو لینے کا صاف ارادہ ظاہر کی تو ہم سب دن
کی طرفداری کرین گے اور ان کی مدد کرین گے
مگر ہم کو سزا ہونے کے ڈر سے صاف اپنا ارادہ دلی
نہین کر سکتے ہین اور ہم برٹش گورنمنٹ کے مقاصد
سے بالکل ناواقف ہین۔

جنگ سرد یہ و بلگریہ

جنگ سرد یہ و بلگریہ مین اہل بلگریہ غالب رہے اور
شاہ ملان والی سرد یہ جسنے گذشتہ جنگ روم و رد
مین سب سے پہلے علم بغاوت ایستادہ کیا تہا اسکو
شکست فاش نصیب ہوی اور اب اونہون نے
شہزادہ الکزندر والی بلگریہ سے درخواست صلح
کی ہے مگر شاہزادہ موصوف نے کہا ہے کہ جب
تک اہل سرد یہ مقام ودن وغیرہ کو خالی نہ کرین
اوسوقت تک صلح کی بات چیت نہین ہو سکتی۔
علاوہ برین تایمس نے رائے دی ہے کہ شاہ ملان
عنقریب گوشہ نشین ہونیوالے ہین اور اسصورت
مین اسٹریہ ملک سرد یہ پر قابض ہو جاویگا ہم
نہین کہہ سکتے کہ یہ خبر کہان تک صحیح ہے مگر درصورت
صحیح ہونے کے سماہ مشرقی کے زیادہ تر پیچیدہ
ہونے کا احتمال ہے کیونکہ روس کو ہرگز گوارا نہ
ہوگا کہ اسٹریہ و سرد یہ پر قبضہ کرے اور اس
معاملہ پر اگر ہر دو طاقتون کا آپس مین جنگ ہی
ہو جائے تو کوئی تعجب کا مقام نہین۔

حضرت سلطان روم

جزیرہ کریٹ کے مسلمان اطفال کی تعلیم و تربیت
کے واسطے حضرت سلطان روم نے ایک مدرسہ
جاری کرنے کی اجازت دی ہے اور روس کے واسطے

۳۰۰۰۰ ہزار روپیہ کی غرض سے اپنے جیب خاص سے ۲۰ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔ اخبار النساء

ٹلیگرام

صوفیہ ۲۷ نومبر۔ پرنس الگزندر اپنے قلب فوج سے سمانہ پیرٹ نامی شہر جو سرویہ سے خالی کیا گیا تھا داخل ہوے اور سرویہ کی فوج نسیچ سے جانب فرار ہو رہی ہے۔

وادی حلفہ ۲۷ منہ۔ آٹھہ سو سوڈانی باغیان خوشی سے قریب پہنچے ہین اور کیامرن ہیلا ندرس سے فوج ان کے پیشقدمی کو روکنے کے لئے تیار ہے۔

طہران ۲۷ منہ۔ ایوب خان وہان کی حاکم کے اطاعت مین آگیا اور راہ سپر جو پہرہ چوکی رکھی گئی تھی وہ کم کی گئی ہے اور وہ برتش گورنمنٹ سے مدد معاش کی درخواست کی ہے۔

بمبئی ۲۴ منہ۔ بمبئی گزٹ کو اس نمط کی خبر آئی کہ گورنمنٹ آف انڈیا برہمہ کے ملک کو مسخر کرنے کے بعد چار اسٹنٹ کمشنر وہان کے انتظام کے لئے مقرر کرے گی۔

سنٹ پیٹرزبرگ ۲۴ منہ۔ اخبار سنٹ پیٹرزبرگ مین لکھا ہے کہ بلغاریہ سے جنگ کو موقوف کرنے کے لئے زار روس گریٹ پور سے درخواست کرنے کی تجویز کی ہے۔

بلگریڈ ۲۴ منہ۔ سرویہ کے سرکاری مراسلہ مین لکھا ہے کہ سرویہ کی فوج بلغاریہ سے مورچہ و لشکرگاہ پر حملہ کی مگر ایک سخت لڑائی کے بعد ہٹائی گئی اب سرویہ کی فوج ٹرن اور زرنیرو مقامات سے پسپا ہوکر چلی گئی ہے۔

صوفیہ ۲۴ منہ۔ پرنس الگزندر اپنے فوج کے سمانہ آج کے روز زرنیرو مین داخل ہوا اور سرویہ کی فوج پیرٹ نامی مقام پر چلی گئی

میادرہ ۲۵ منہ۔ شاہ الفنسو یعنے شاہ اسپین جو پیچش سے سخت بیمار تھے آج صبح کے ۹ بجے فوت ہوے

بلگریڈ ۲۵ منہ۔ شاہ ملن سے گریٹ پورنے صلح کی شرطی درخواست کی جو اوسکو وہ اقبال کیا اور شاہ ملن پرنس الگزندر سے شروط پر صلح کرنا چاہا بہرحال پرنس الگزندر ویدن سے سرویہ کی پوری فوج نکلنے تک انکار کیا اور جنگ کی پامالی مقرر رہوی ہے آج سے روز سرویہ ویدن پر حملہ کئے اور وہان اوسکو شکست دی۔

بمبئی ۲۷ منہ۔ بمبئی گزٹ کا لندنی مراسلہ نویس لکھتا ہے کہ بالکنس سے معاملات بالکل خطرناک نظر آتے ہین اور اندیشہ ہے کہ اس سے گریٹ پور کو تھوڑی تکلیف ہوگی فقط۔

گلزار اخبار

کچھ تعجب نہین نیپال سے بھی جھگڑے کا احتمال ہو۔

اٹھارہ کروڑ روپیہ افغان کمیشن پر انگریزون کا صرف ہوا

معاملات روم مین دست اندازی پر یورپ نے کمر باندھی

سلطان روم نے سرویہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔

سلطان روم نے یونان سے فوجی تیاری کا جواب طلب کیا

بلگریہ کا مشہور شہر ویدن سرویہ نے جلا دیا۔

جنرل ابرٹس صاحب نے بمبئی مین کمانڈر انچیف ہند کا چارج لیلیا۔
ہر ایک طاقت یورپ سے دو افسر جنگ دیکھنے پنجاب مین آئینگے۔
درہ بولن کی ریلوے مخصف میل پہاڑی سرنگ سے نکالی گئی۔
شکایت ہوی جی ائی پی ریلوے کرایہ بہت لیکر آرام کم دیتی ہے
ویسی تجار کلکتہ اتوار کو کام بند رکھنے کی رسم بد نکالتے ہین
سیلاب زدگان بنگالہ کا امدادی چندہ پچاس ہزار تک پہونچا
ریاست حیدرآباد مین مڈل اسکول کے امتحان کے ۳ مرکز مقرر ہوے
رزیڈنٹ کشمیر کا مکان منشی باغ مین بینگا انگریز انجنیر روانہ ہوے
مصنوعی جنگ پنجاب مین نیپال نے بھی ۳۰۰۰ فوج بھیجی ہے۔
حیدرآباد دکن مین آنا پیسے کا دخانی کارخانہ کھلیگا۔
انگریزون کے قبضہ برما سے کہتے ہین کہ چین ناراض نہوگا۔
روس فرانس کو اکساتا ہے کہ برما کی مدد کیون نہین کرتا۔
سلطان روم نے اسی ہزار فوج اور بھرتی کرنی ہے۔
روس نے سلطان کو معاملات سرویہ و بلگریہ مین مداخلت کرنے
کی ترغیب دی۔
آخرکار انگریزی فوجنے منڈالی کو فتح کرلیا شاہ قید کرلیا گیا
بغرض ترمیم عہدنامہ برلن لندن مین یورپ مین کانفرنس جمع ہوگی
جنگ حال مین ۶ ہزار سپاہ سرویہ قتل ہوچکے۔
روس کہتا ہے فنا سرویہ و بلگریہ مین یورپ تلث ہوجاوے
اسوقت مین ایک لاکھ اسی ہزار سپاہ آمادہ کارزار ہے۔
والی بلگریہ کا نام شاہ سکندر ہے سرویہ کا شاہ میلان۔
مہدی کی حیات سرکاری خبرون سے ابھی غلط ہے۔
سوڈانمین چھ ہزار معتصد سے جنگ ہونے والی ہے۔
۱۹۰۶ء مین روس باقی حصہ بخارا کا اپنی عملداریمین شامل
کرنیوالا ہے۔

تاشقند بخارا جیحون کی تمام روئی روس کو جاتی ہے۔
روس ایک تجارتی کمیشن وسط ایشیا کے لئے تیار کررہا ہے
انگریزی جماعت کمیشن کا ہر ماہ ۲۷۶۰ روپیہ چارہ مین خرچ
ہوتا ہے۔
قسطنطنیہ مین ایک مشہور مسجد کے نیچے سے قدیم گرجا دریافت ہوا
روس کو شان ہے بحری طاقت مین انگلستان کو مات کریگا
روم نے سلطان زنجبار کو لکھا جرمنی کی مطالبون کو قبول کرین
چین مین سلسلہ ریل جاری کرنیکو امریکہ مین بہاری کمپنی بنی
فرانس مین زور دیا گیا کہ نائکن کو خالی کرکے واپس آنا چاہیے
آیرش لوگون نے مصمم ارادہ کہ لبرلون کی مخالفت کرینگے۔
۱۲ لاکھ روپیہ کولمبو کے حفاظت کے لئے انگریزون نے منظور کیا
حیرت سخت ہے کہ انگریزی فوج مین آدمی بھرتی کرنے کو
کہان سے آوین۔

The Crescent

(دی کرسنٹ)

یہ اخبار انگریزی زبان مین ہفتہ کو ایکبار بمقام کلکتہ اہل اسلام
کے جانب سے شایع ہوتا ہے جو اشخاص انگریزی زبان کے جاننیوالے
ہین اس اخبار کی عمدہ تحریر کو پسند کرتے ہین مسلمانون پر جو
اعتراضات دیگر قومون کے اخبار نویس کرتے ہین ان کے جوابات
بڑی تہذیب کے ساتھ یہ اخبار دیا کرتا ہے اور اوسکا غرض
اصلی یہ ہے کہ مسلمانون کے مقاصد انگریزی زبان مین گورنمنٹ
انگریزی کے کان تک پہنچایا جاوین چنانچہ اس مقصد کے
لئے یہ بڑی کوشش کرتا ہے عیدالفطر عیدالضحی اور ولادت
شریف کے نمبرون کے ساتھ اس اخبار کی سالانہ قیمت پیشگی یہ ہے

مطبع مجرالاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔